• محمد خالد سیف، ادارہ علوم اثریہ، لائلپور

شیخ الاسلام امام ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ اور ان کی حیات علمی

خصائص گوناگوں :

امام ابن قیمؒ گوناگوں خصائل مبارکہ و عاداتِ شریفہ کے حامل تھے۔ علمائے کرام نے اعتراف کیا ہے کہ آپ علم و فضل میں بہت بلند و بالا مرتبہ پہ فائز تھے اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے ورع و تقویٰ کی دولت سے بھی مالامال فرمایا تھا، حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں :-

"کان جرئ الجنان واسع العلم عارفاً بالخلاف و مذاهب السلف[1]"

حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں :-

ابن قیمؒ بہت خوبیوں کے مالک تھے محبت سب سے کرتے۔ حسد کسی سے بھی نہیں نہ کبھی کسی کو آزار پہنچانے کے درپے ہوتے نہ کسی کی عیب چینی کرتے نہ کسی پہ نیک
مجھے اکثر ان کے ساتھ معیت کا شرف حاصل ہوا آپ مجھ سے بہت محبت سے پیش آتے تھے مجھے نہیں معلوم کہ ہمارے دور میں کوئی شخص ان سے زیادہ عبادت گذار

[1] الدرر الکامنہ ص ۴۰۱ ج ۳

۔ ہا ہو، بڑی لمبی نماز پڑھتے تھے اور بڑے طویل رکوع و سجود کرتے تھے، رفقاء کبھی کبھی ملامت کرتے مگر آپ نے زندگی بھر معمول میں فرق نہ آنے دیا۔[۱]

ابن رجب فرماتے ہیں :۔

آپ نے فقہ میں خوب کمال حاصل کیا، شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ سے کسب فیض کیا اور جملہ علوم و فنون میں مہارت تامہ حاصل کر لی علم تفسیر میں اس قدر پایہ بلند تھا کہ جواب نہیں، اصول کے اس قدر واقف تھے کہ بس آپ ہی ختم، حدیث، لغت حدیث، فقہ حدیث، اور حدیث سے استنباط و استدلال کی دقیقہ سنجیوں میں اتنے ماہر تھے کہ مثال نہیں اور اس کے علاوہ ادب، کلام، اور تصوف میں بھی ید طولیٰ رکھتے تھے۔[۲]

علامہ آلوسی نے آپ کے ترجمہ میں درج ذیل القاب سے آپ کو نوازا ہے :۔

"المفسر النحوی الاصولی المتکلم"[۳]

غرضیکہ آپ کو بہت سے علوم و فنون میں درک حاصل تھا اور بڑے اخلاق حمیدہ و خصائل محمودہ سے متصف تھے جس کے پیش نظر علماءِ کرام نے آپ کو بھرپور خراجِ تحسین پیش کیا ہے ؎

سُن تو سہی جہاں میں ہے تیرا فسانہ کیا
کہتی ہے تجھ کو خلقِ خُدا غائبانہ کیا

طرزِ نگارش :

شیخ الاسلام ابن قیمؒ ایک نابغۂ عصر اور عبقریٔ زماں تھے۔ علوم و فنون میں آپ کو جو کمال حاصل تھا اس کے متعلق قبل ازیں اشارہ کیا جا چکا ہے بس سمجھئے کہ علوم

---

[۱] البدایۃ والنہایۃ ج ۱۴ ص ۲۳۵　[۲] شذرات الذہب ج ۶ ص ۱۶۸

[۳] جلاء العینین ص ۳۰

وفنون کا ایک چلتا پھرتا انسائیکلو پیڈیا تھے۔ فقہ، اصول، سیرت اور تاریخ وغیرہ بہت سے موضوعات پر آپ نے خامہ فرسائی فرمائی ہے۔ ادبی ذوق بھی بہت بلند تھا خود بھی شعر کہتے تھے اور مناسبت سے دوران تحریر دوسر شعراء کے اشعار بھی نقل فرماتے تھے۔ مثلاً صدیق اکبرؓ کے متعلق بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ تو گویا اس شعر کے مصداق ہیں ؎

من لی بمثل سیرك المدلل
تمشی رویداً وتجیئ الاول

لغت اور نحو پر بھی آپ کو عبور حاصل تھا اس لئے آپ کی تحریرات میں کبھی کبھی لغوی تحقیقات اور نحوی لطائف نظر آتے ہیں۔ لغوی تحقیق کی مثال کہ ایک جگہ آپ آیت مبارکہ :۔

"وَالَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِينَ إِمَامًا" لـه

میں امام کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہ بمعنی قدوہ ہے ائمہ اور اسوۃ کی طرح واحد اور جمع دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے اور بعض کہتے ہیں کہ یہ صاحب وصحاب راجل ورجال اور تاجر وتجار کی طرح ام کی جمع ہے اور بعض علماء لغت کا خیال ہے کہ یہ قتال وضراب کی طرح مصدر ہے لیکن وجہ اول صحیح ہے۔

نحوی دقیقہ سنجیوں میں سے بھی ایک مثال پیش کرنے پر ہی اکتفاء کیا جاتا ہے، آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسماء گرامی کے معانی کی شرح بیان کرتے ہوئے اسم مبارک احمد کے تحت رقم طراز ہیں :۔

ومنها مسألة مشهورة ذكرها سيبويه وهى أنك تقول ما أبغضنى له وما أحبنى له وما أمقتنى له إذا كنت أنت المبغض الكاره والمحب والماقت فتكون متعجباً من فعل الفاعل وتقول ما أبغضنى إليه وما أمقتنى إليه وما أحبنى إليه إذا كنت أنت البغيض الممقوت أو المحبوب فتكون متعجبا من الفعل الواقع على المفعول فما كان باللام فهو للفاعل وما كان بإلى فهو للمفعول وأكثر النحاة لا يعللون هذا ...... الخ

نہایت نفیس بحث ہے علماء و طلباء اسے مکمل طور پر کتاب سے پڑھ لیں [۱]

آپ کے طرزِ نگارش کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کی طرح ان کا انداز جلالی نہیں بلکہ ان میں نرمی اور سکونِ خاطر ہے، پروفیسر ابوزہرہ فرماتے ہیں :-

ابن قیمؒ کی تصانیف حسن ترتیب، خوبی تبویب، نظم افکار اور روانی عبارت کی آئینہ دار ہیں۔ اس لیے کہ انھوں نے جو کچھ لکھا وہ دل جمعی کے عالم میں لکھا اس امر کی واضح تر مثال میں ان کی تین کتابوں کو پیش کیا جاسکتا ہے، یعنی مدارج السالکین، عدۃ الصابرین اور مفتاح دار السعادہ ان کتابوں میں فلسفہ کی گہرائی بھی ہے اور جمالِ فنی بھی۔

حقیقت یہ ہے کہ ابن قیمؒ کی تصانیف میں سلف کا نور اور سابقین کی حکمت موجود ہے صحابہ وتابعین کے اقوال سے استشہاد وہ بھی بہت زیادہ کرتے ہیں لیکن اپنے اُستاد سے کم۔ اگرچہ یہ سارا فیض استاذ ہی کے چشمۂ صافی کا ہے [۲]

اسی لیے حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں :-

" ولو لم یکن للشیخ تقی الدین من المناقب الا تلمیذہ الشھیر الشیخ شمس الدین بن قیم الجوزیۃ صاحب التصانیف النافعۃ السائرۃ التی انتفع بھا الموافق والمخالف لکان غایۃ فی الدلالۃ علی عظم منزلتہ " [۳]

تصنیفات :-

(۱) تہذیب سنن ابی داؤد (۲) طرق الھجرتین (۳) مدارج السالکین (۴) کتاب عقد محکم الاحبار (۵) اخبار النساء (۶) علم البیان (۷) شفاء العلیل (۸) شرح اسماء الکتاب العزیز (۹) زاد المسافرین (۱۰) جلاء الافہام (۱۱) بیان الاستدلال علی بطلان

---

[۱] زاد المعاد ج ۱ ص ۳۵-۳۶ ۱۹۷۰ء [۲] حیات شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ ص ۷۶۶

[۳] الرد الوافر ص ۷۸

اشتراط محلل السباق والنفال (۱۲) نقد المنقول (۱۳) بدائع الفوائد (۱۴) قصیدۃ نونیۃ
(۱۵) الصواعق المنزلہ (۱۶) حادی الارواح (۱۷) نزھۃ المشتاقین (۱۸) الدا والدواء (۱۹)
تحفۃ الودود باحکام المولود (۲۰) مفتاح دار السعادۃ (۲۱) اجتماع الجیوش الاسلامیہ
(۲۲) رفع الیدین (۲۳) نکاح المحرم (۲۴) تفضیل مکۃ علی المدینۃ (۲۵) فضل العلم
(۲۶) عدۃ الصابرین (۲۷) کتاب الکبائر (۲۸) جوابات عابدی العلبان (۲۹) کشف الغطاء عن
حکم سماع الغنا (۳۰) معانی الادوات والحروف (۳۱) الرسالۃ الشافیۃ (۳۲) اقتضاء
الصراط المستقیم (۳۳) اغاثۃ اللھفان (۳۴) حکم تارک الصلوۃ (۳۵) نور المؤمن و
حیاتہ (۳۶) حکم اغمام ہلال رمضان (۳۷) التحریر فیما یحل و یحرم من لباس الحریر۔
(۳۸) بطلان الکیمیا من اربعین وجھا (۳۹) الفرق بین الخلۃ والمحبۃ (۴۰) الکلم الطیب ۲
(۴۱) الفتح القدسی (۴۲) التحفۃ المکیۃ (۴۳) امثال القرآن (۴۴) شرح الاسماء الحسنیٰ
(۴۵) ایمان القرآن (۴۶) المسائل الطرابلسیہ (۴۷) اعلام الموقعین (۴۸) تفسیر الفاتحہ
(۴۹) الرسالۃ التبوکیۃ (۵۰) الفروسیۃ الشرعیۃ (۵۱) الطرق الحکمیۃ (۵۲) کتاب الروح
(۵۳) اغاثۃ اللھفان (۵۴) اقتضاء الذکر بحصول الخیر و دفع الشر (۵۵) الجواب الکافی
عن ثمرۃ الدعاء (۵۶) التبیان فی اقسام القرآن (۵۷) زاد المعاد فی ھدی خیر العباد [۱]

وفات:

بالآخر سالہا سال تک اپنی ضیا پاشیوں سے قلوب بنی آدم کو منور کرنے والا یہ آفتاب رشد و ہدایت عمر شریف کی ساٹھ بہاریں دیکھنے کے بعد بوقت عشاء، شب جمعرات ۱۳ رجب ۷۵۱ھ ۱۳۵۰ء کو غروب ہو گیا، جمعرات کے دن نماز ظہر کے بعد جنازہ پڑھا گیا جس میں ایک انبوہ کثیر نے شرکت کی۔ مقبرہ باب صغیر میں آپ کی آخری آرام گاہ ہے۔ ۳

آپ نے وفات سے کچھ مدت قبل خواب میں اپنے استاد محترم شیخ ابن تیمیہؒ کو دیکھا تو ان سے ان کے مرتبہ کے متعلق سوال کیا، فرمانے لگے کہ بعض اکابر سے بھی اللہ تعالیٰ نے بلند مرتبہ عنایت فرمایا ہے، امید ہے کہ تم بھی ہمارے ساتھ آملو گے لیکن اب تم امام ابن خزیمہؒ کے طبقہ میں ہو [۲] آہ!

مضت الدھور وما اتین بمثلہ ولقد اتی فعجزن عن نظرائہ

[۱] مقدمہ زاد المعاد ص ۱۱-۱۳ [۲] البدر الطالع ج ۲ ص ۱۴۵، الدرر الکامنہ ص ۵۳۳ ج ۳